بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم یکشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۳ اخاء ۱۳۴۴ ہش ۷ جمادی الثانی ۱۳۸۵ھ ۳ اکتوبر ۱۹۶۵ء	نمبر ۲۲۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲ راکتوبر بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن کی نشانی ہی یہ ہوتی ہے کہ وہ خدا کی راہ میں جان دینے کے لئے تیار رہتا ہے

عشق الٰہی میں مومن کو جو لذت ملتی ہے اس کی خاطر اسے ایک کیڑے کی طرح کچل کر مرجانا منظور ہوتا ہے

"صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حالت دیکھو۔ مکہ میں انکو کیا کیا تکلیفیں پہنچیں۔ بعض ان میں سے پکڑے گئے قسم قسم کی تکلیفوں اور عقوبتوں میں گرفتار رہے۔ مرد تو مرد بعض مسلمان عورتوں پر اس قدر سختیاں کی گئیں کہ ان کے تصور سے بدن کانپ اٹھتا ہے۔ اگر وہ مکہ والوں سے مل جاتے تو اس وقت بظاہر وہ ان کی بڑی عزت کرتے۔ کیونکہ وہ ان کی برادری ہی تو تھے۔ مگر وہ کیا چیز تھی جس نے انکو مصائب اور مشکلات کے طوفان میں بھی حق پر قائم رکھا۔ وہ وہی لذت اور سرور کا چشمہ تھا جو حق کے پیار کی وجہ سے ان کے سینوں سے پھوٹ نکلا تھا۔ ایک صحابیؓ کی بابت لکھا ہے کہ جب اس کے ہاتھ کاٹے گئے تو اس نے کہا کہ میں وضو کرتا ہوں۔ آخر لکھا ہے کہ سر کاٹو تو سجدہ کرتا ہے کہتا ہوا مر گیا۔ اس وقت اس نے دعا کی کہ یا اللہ حضرتؐ کو خبر پہنچا دے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت مدینہ میں تھے۔ جبرائیل نے جا کر السلام علیکم کہا اور آپ نے علیکم السلام کہا اور اس واقعہ پر اطلاع ملی۔ غرض اس لذت کے بعد جو خدا تعالیٰ سے ملتی ہے ایک کیڑے کی طرح کچل کر مرجانا منظور ہوتا ہے اور مومن کو سخت سے سخت تکالیف بھی آسان سی ہوتی ہیں۔ سچ پوچھو تو مومن کی نشانی ہی یہ ہوتی ہے کہ وہ مقتول ہونے کے لئے تیار رہتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی شخص کو کہہ دیا جاوے کہ یا نصرانی ہو جا یا قتل کر دیا جائے گا۔ اس وقت دیکھنا چاہیئے کہ اس کے نفس سے کیا آواز آتی ہے۔ آیا وہ مرنے کے لئے سر رکھ دیتا ہے یا نصرانی ہونے کو ترجیح دیتا ہے۔ اگر مرنے کو ترجیح دیتا ہے تو وہ مومن حقیقی ہے ورنہ کافر ہے۔ غرض ان مصائب میں جو مومنوں پر آتے ہیں اندر ہی اندر ایک لذت ہوتی ہے۔ بھلا سوچو تو سہی کہ اگر یہ مصائب لذت نہ ہوتے تو انبیاء علیہم السلام ان مصائب کا ایک دراز سلسلہ کیونکر گزارتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی زندگی ایک عجیب نمونہ ہے اور ایک پہلو سے ساری زندگی ہی تکلیفات میں گزری۔ جنگ اُحد میں آپؐ اکیلے ہی تھے۔ لڑائی میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنی نسبت رسول اللہ ظاہر کرنا آپؐ کی کس درجہ کی شوکت جرأت اور استقامت کو بتاتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ انسان جب تک اس کوچہ میں داخل نہ ہو اسے لذت ہی نہیں آتی۔ یہ ایک ایسی لذت ہے جسکی طرف خدا تعالیٰ ہر مومن کو بلاتا ہے جس طرح اور لذتوں کا مزا چکھتے ہو اس کا بھی مزا چکھو اور تلاش کرنیوالے پا لیتے ہیں۔ اس طرف سے اگر تکاہل اور تساہل ہوگا تو ادھر سے بھی حرکت نہ ہوگی۔ ادھر سے مجاہدہ ہوگا تو ادھر سے بھی حرکت ہوگی۔ مجاہدہ ایک ایسی شے ہے کہ اس کے بدوں انسان کسی ترقی کے بلند مقام کو پا نہیں سکتا۔" (ملفوظات جلد دوم ص ۳۶۸ تا ص ۳۷۱)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۲ راکتوبر۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے اپنی خاص تائید و نصرت کے نتیجہ میں پاکستان کو بظاہر اپنے سے کئی گنا طاقتور دشمن کے جارحانہ حملہ کو ناکام بنانے اور ہر محاذ پر اسے شکست دینے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ دشمن بھی اس امر کا اعتراف کرنے پر مجبور ہے کہ پاکستان کو خدائی تائید و نصرت حاصل ہے۔ اس کے ثبوت میں آپ نے اخبار میں سے ایک بھارتی سپاہی کا خط پڑھ کر سنایا۔ جو اس نے میدان جنگ سے اپنے بھائی کو لکھا تھا۔ اور جسے پوسٹ کرنے سے پہلے ہی وہ مارا گیا۔ اور وہ خط پاکستانی فوج کے ہاتھ آ گیا۔ نیز آپ نے فائر بندی کی بھارتی خلاف ورزیوں کا ذکر کرتے ہوئے احباب کو پاکستان کی سالمیت اور اس کے استحکام نیز کامیابی و کامرانی اور فتح یابی کے لئے درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھنے کی پُر زور تحریک فرمائی۔ آپ نے اسلام کی حفاظت اور اس کی کامیابی اور غلبہ کے متعلق جماعت احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور بشارتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ ان وعدوں پر ایمان رکھتے ہوئے ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ انشاء اللہ العزیز اپنی اس دفاعی جد و جہد میں پاکستان ہی فتح یاب ہوگا۔ اور اسی طرح دنیا میں حق و صداقت اور انصاف کا بول بالا ہوگا۔

نماز جمعہ کی آخری رکعت کے رکوع کے بعد قیام میں اور پھر دونوں سجدوں میں پاکستان کی کامیابی و کامرانی اور فتحیابی کے لئے درد و سوز سے دعائیں کی گئیں۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۶۵ء

سلامتی کونسل کی ذمہ داری

سلامتی کونسل کے سامنے کشمیر کا معاملہ پہلی دفعہ نہیں آیا۔ اور نہ یہ بات ہے کہ سلامتی کونسل موجودہ مسئلہ کے ماخذ و ماہیہ کو نہیں سمجھتی۔ جیسا کہ ہم نے پہلے بھی لکھا ہے۔ خود سلامتی کونسل کا ریکارڈ ہی ایک آدھ گھنٹے کے اندر اندر سلامتی کونسل کے ارکان کو وہ تمام معلومات بہم پہنچا سکتا ہے۔ جو اس مسئلہ کی بنیاد ہیں۔ اور اس طرح وہ فوری طور پر اس کو حل کرنے کے لئے اقدام کر سکتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ سلامتی کونسل کو شرم دلانے والا اس کا کوئی بھی اور ریکارڈ نہیں۔ جتنا کہ اس مسئلہ کشمیر کا ریکارڈ ہے ۱۸ سال تک اس نے اس کو محض اس لئے لٹکتے چلے آنے دیا ہے۔ کہ وہ بھارت کی مکاریوں کو ٹھنڈے دل سے برداشت کرتی آئی ہے اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ کسی دن یہ مسئلہ کوہ آتش فشاں بن سکتا ہے۔ اس نے اس کو حل کرنے کے لئے اپنے اختیارات کا کماحقہ استعمال نہیں کیا۔ اس لئے وہ سب سے بڑی مجرم ہے۔

یہ درست ہے کہ سلامتی کونسل نے جنگ بندی کرادی تھی اور مبصر مقرر کر دیئے تھے۔ مگر نہ تو عمومی طور پر اور نہ خصوصی طور پر جبکہ وہ ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء اور ۵ جنوری ۱۹۴۹ء کے اپنے دو ریزولیشنوں کی وجہ سے فریقین کی طرح خود بھی پابند تھی کہ کشمیر میں غیر جانبدارانہ استصواب رائے کیا جائے گا۔ تو محض جنگ بندی پر انحصار کر کے بیٹھ رہنا اس کے لئے ہرگز مناسب نہیں تھا۔ یہ درست ہے کہ سلامتی کونسل اپنے ریزولیوشنوں کو جامہ عمل پہنانے کے لئے بھی کوشش کرتی رہی ہے۔ مگر جتنی کوششیں بھی اس نے کی ہیں وہ سب کی سب بھارت کی ہٹ دھرمی کے آگے ناکام ہو گئی ہیں۔ اور ہر بار بھارت اپنی مکارانہ چالوں میں کامیاب ہوتا رہا ہے۔ یہاں تک کہ ریزولیوشنوں کی خلاف ورزی کر کے بھارت اپنے قبضہ کی نوعیت بھی تبدیل کرتا رہا ہے۔ پھر بھی سلامتی کونسل کے کان پر جوں نہیں رینگی۔ اور اس نے محض جنگ بندی پر بے جا فخر کرتے ہوئے حقیقی گتھی کو سلجھانے کے لئے بھارتی مکاری کا مقابلہ کرنے سے ہمیشہ ہچکچاہٹ ظاہر کی ہے۔ اس لئے خود سلامتی کونسل دنیا کے سامنے مجرم ہے۔

سلامتی کونسل کو یہ اچھی طرح معلوم رہا ہے۔ کہ یہ مسئلہ اس وقت تک کبھی کروٹ نہیں بیٹھ سکتا جب تک وہ اپنے ریزولیوشنوں پر عمل نہ کرا لے مگر وہ اس خوش فہمی میں مبتلا رہی کہ وقت خود بخود مسئلہ کو حل کر دے گا۔ یا یہ کہ اس کے حل کی ضرورت ہی نہیں۔

یو۔ این او کے سیکرٹری جنرل او تھانٹ نے بھی اب یہ محسوس کیا ہے کہ یو۔ این او کا اس طرح مسائل کو کھٹائی میں ڈال دینے سے سخت نقصان ہو سکتا ہے۔ انہوں نے یہ بات ابھی حال ہی میں پاکستان اور بھارت کے معاملہ کے تعلق ہی میں کہی ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ وہ دراصل سلامتی کونسل کا اسی مسئلہ کو کھٹائی میں ڈالے رکھنے اور اس کے نتائج کی سنگینی کی طرف واضح اشارہ کرتے ہیں۔

الغرض مسٹر او تھانٹ کی دانست میں سلامتی کونسل کی سستی اور تغافل ایسے مسائل کو جلد حل نہ کرنے کی وجہ سے سنگین نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ اور اس کا محض اس بات پر خوش ہو رہنا کہ اس نے جنگ بند کرادی ہے۔ بجائے مفید ہونے کے انسانیت کے لئے سخت خطرناک نتائج کا حامل ہو سکتا ہے۔ چنانچہ سچی بات یہ ہے کہ اس وقت برصغیر ہند میں جو خون خرابہ ہوا ہے۔ جو بے گناہ خون بہا ہے اور جو دوسری تباہیاں آئی ہیں اس کی ذمہ داری جتنی بھارت کی مکارانہ روش پر عائد ہوتی ہے۔ اس سے کہیں بہت زیادہ سلامتی کونسل پر عائد ہوتی ہے۔ اپنے ریزولیوشنوں کو اٹھارہ سال تک جامہ عمل پہنانے کے لئے کوئی واقعی موثر اقدام نہ کرنا اور محض اس خوش فہمی میں مبتلا رہنا۔ کہ فریقین باہم مل کر کوئی خاطر خواہ فیصلہ کر لیں گے۔ سلامتی کونسل کا تساہل اس وقت مجرمانہ ہو جاتا ہے۔ جب ایک دو حد تین بار ایسی کوششوں کے بعد بھی اس نے نہ سمجھا۔ حالانکہ اس کو سمجھ لینا چاہیئے تھا کہ بھارت پر جب تک دباؤ نہ ڈالے جائیں گے۔ جو انجمن اقوام متحدہ کے منشور میں جائز قرار دیئے گئے ہیں اس وقت تک یہ دم سیدھی نہیں ہو سکتی

الغرض سلامتی کونسل نے دیدہ دانستہ یہ سخت کوتاہی کی ہے۔ اور یہ اسی سخت کوتاہی کا نتیجہ ہے۔ کہ یہ کوہ آتش فشاں پھوٹ پڑا ہے۔ اور نہ صرف برصغیر بلکہ نہ صرف ایشیا بلکہ تمام دنیا کے امن کے لئے فوری خطرہ کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ یو۔ این او شاید اس دھوکے میں رہی ہے کہ پاکستان ایک چھوٹا سا ملک ہے اور بھارت کے مقابلہ میں فوجی لحاظ سے بھی کمزور ہے۔ اور کشمیر کے باشندے بھی کمزور ہیں۔ اس لئے بھارت جو بھی خلاف ورزیاں کر رہا ہے۔ اس کے نتیجہ میں امن عالم پر کوئی زد نہیں پڑ سکے گی۔ اور یو این او پر کوئی الزام نہیں آ سکے گا۔ مگر اس کا یہ قیاس اس وقت بے معنی ہو جاتا ہے۔ جب سلامتی کونسل کے ریکارڈ کا مطالعہ کیا جائے۔ اس ریکارڈ سے جو واضح ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کشمیری اور پاکستان لاکھ صلح پسند اور امن عالم کے خواہاں ہوں۔ مگر وہ کبھی کشمیریوں کے حق خود اختیاری کو نظر انداز نہیں کریں گے۔ اور ایک نہ ایک دن اس کو حاصل کر کے ہی دم لیں گے۔

چنانچہ کشمیریوں اور پاکستان نے صرف صبر و جبر کا بے نظیر مظاہرہ کیا ہے بلکہ استقامت اور استقلال کا ایسا ہی مظاہرہ کیا ہے کہ اور گو وہ ہر قدم پر سلامتی کونسل کو اس مسئلہ کے حل کی طرف نہایت شدت سے توجہ دلاتے رہے ہیں مگر باوجود اس کی بے حسی کے وہ صبر کرتے رہے ہیں۔ اور یہ توقع رکھتے چلے آئے ہیں کہ ایک دن خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ ضرور اس میں کامیاب ہو کر رہیں گے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو اس جائز اور مبنی برحق مطالبہ کے راستہ میں حائل ہو۔

البتہ اب کشمیری اور پاکستانی بھارت کی مکاریوں سے اکتا چکے ہیں اور انہوں نے جان لیا ہے جیسا کہ سلامتی کونسل نے بھی جان لیا ہے کہ اب محض صبر اور دیگر قسم کی باتوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس اٹھارہ سال کے دوران میں بھارت نے اپنا چنگل مضبوط سے مضبوط کرنے کی کوشش جاری رکھی ہے۔ اور اب ایسا دعوے کرنے لگا ہے۔ جس کو کشمیری اور پاکستان ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔ اور جو دراصل سلامتی کونسل کی سخت توہین پر مشتمل ہے۔

سلامتی کونسل کا پچھلا ریکارڈ تو ایک طرف موجودہ معاملہ میں بھی بھارت نے جو کردار ادا کیا ہے۔ اس سے ساری دنیا چیخ اٹھی ہے۔ مگر سلامتی کونسل ہے کہ اس کے ذہن میں گویا کچھ نہیں آ رہا۔ کیا سلامتی کونسل بتا سکتی ہے کہ آج تک اس کو کسی ایسی قوم سے بھی واسطہ پڑا جس نے سلامتی کونسل کے ایک ریزولیوشن کو بجنسہ تسلیم کر لیا ہو۔ اور چند دن کے بعد یہ اعلان کر دیا ہو کہ اس نے صرف ایک حصہ کو تسلیم کیا ہے۔ اور دوسرے حصہ کے متعلق ابھی فیصلہ نہیں کیا۔ کیا سلامتی کونسل نے بھارتی لیڈروں کے سوا ایسے لیڈر کسی قوم کے دیکھے ہیں جو ادھر بات کرتے ہیں۔ اور اس سے فائدہ اٹھا کر جھٹ اپنی ذمہ داری سے منکر ہو جاتے ہیں۔ اگر یو۔ این او کے پاس ایسی قوم سے نپٹنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ تو اس نے ایسی قوم کو اپنا رکن کیوں بنایا ہوا ہے پھر جب وہ کوریا اور کانگو میں اپنی فوج بھیج سکتی ہے۔ تو یہاں امن قائم کرنے اور ایسی قوم کو سیدھا کرنے کے لئے کیوں اپنی فوج نہیں بھیج سکتی۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر بھٹو کا یہ نہایت معمولی سا مطالبہ ہے۔ کہ کشمیر سے فریقین کی فوجیں ہٹا کر وہاں اقوام متحدہ کی فوج جو افریشیائی اور جنوبی امریکہ کے ممالک پر مشتمل ہو تعینات کی جائے۔ تاکہ خود سلامتی کونسل کے ریزولیوشنوں کے مطابق جن کو جامہ عمل پہنانے کی وہ ذمہ دار ہے وہاں استصواب رائے کیا جائے۔ یہاں اب بھارت کی رضامندی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جس طرح یو این او ان ریزولیوشنوں کی پابند ہے۔ اسی طرح بھارت اور پاکستان بھی پابند ہیں اگر آخر الذکر دونوں میں سے کوئی اس پابندی سے احتراز کرتا ہے تو یہ کام سلامتی کونسل کا ہے کہ اس کے اہل ہند کی کوئی پرواہ نہ کرے اور یو این او کے منشور کے مطابق اپنے فیصلہ پر عمل کرائے سلامتی کونسل نے دیکھ لیا ہے کہ اس کا ٹال مٹول کا طریق کس طرح امن عالم کی بربادی کا پیش خیمہ بن سکتا ہے اس لئے اس طریق کو خیر باد کہہ کر اسے وہ طریق فوری طور پر اختیار کرنا چاہیئے جس سے کشمیر کا مسئلہ ہمیشہ کے لئے حل ہو جائے اور وہ ایسا اسی وقت کر سکتی ہے۔ جب وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھتی ہو اور یہ محسوس کرے کہ اگر اس نے اب بھی فوری اقدام نہ کیا تو موجودہ دنیا کی فضا میں خود اس کا زندہ رہنا ناممکن ہے کیونکہ تمام دنیا یک آواز ہو کر پکار رہی ہے کہ اس مسئلہ کا مستقل حل نہایت ضروری ہے

پاکستان کی کامیابی پر شکرِ ایزدی

(حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب ربوہ)

مورخہ ۲۴ ستمبر کو تمام پاکستان میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا گیا ہے کہ اس نے اپنے فضل و رحم سے ایک حریص دشمن کے حملہ کی انتہائی شدت کے باوجود پاکستان کی خاص حفاظت فرمائی۔ وللہ الحمد۔

بظاہر یہ حملہ بھارتی حکومت کا حملہ تھا جو ہندوانہ تنگ ظرفی اور اسلام دشمنی کی نمائندہ حکومت ہے لیکن حقیقتِ حال اور ہے۔ یوں تو بھارت خود پاکستان سے قریباً پانچ گُنا بڑی طاقت ہے لیکن درحقیقت اس نے اپنے ساتھ اور بڑے بڑے عناصر بھی شامل کر لئے تھے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اِن بڑے عناصر کی شہ پر ہی بھارت اصحابِ فیل کی مانند خانہ کعبہ یعنی مسلمانوں کی اسلامی زندگی کو ختم کرنے کے لئے حملہ آور ہؤا تھا اور سمجھتا تھا کہ چند گھنٹوں میں مسلمانوں کی زندگی کے خاتمہ کی خبر سُن لے گا۔

لیکن اسلام کا خدا جس نے اسلام کی حفاظت کا وعدہ اِنّا نحن نزّلنا الذکر وانّا لہ لحافظون کے ذریعے کر رکھا تھا۔ افواج ملائکہ کے ساتھ آسمان سے اُترا اور اس نے اسلامی فوج کے جانبازوں کی روحوں کو ایسی قوت بخشی کہ انہوں نے دشمن کی طاقت کو خاک میں ملا دیا۔

ہمارے خدا نے جو اسلامی تعلیم کے مطابق یگانہ معبود ہے آج ہم پر ظاہر کر دیا ہے کہ حقیقی خدا اور حقیقی مولا وہی خدا ہے جو اسلام کا خدا ہے۔ آج بھارت کے مصنوعی خداؤں نے اسی طرح اس کی مدد نہ کی جس طرح کہ آج سے چودہ سو سال پہلے ابوجہل کی اس کے بُتوں نے کچھ مدد نہ کی تھی۔ بھارتی حکومت کے لئے یہ انتہائی عبرت کا مقام ہے اسے چاہیئے کہ اسی خدا کی پرستش کرے جس خدا کی پرستش خدا کے اسلامی موحد بندے کرتے ہیں اور اس کے لئے لازمی ہے کہ آج وہ لا الٰہ الّا اللہ محمّد رسول اللہ پڑھے۔ اور خدا کے حضور توبہ کرے کہ ہم نے بُت پرستی کرتے ہوئے اور عیسائی طاقتوں کی گود میں جا کر بجز رسوائی کے اور کچھ حاصل نہ کیا۔

بھارت خوش تھا کہ اس کی پشت پناہ وہ طاقتیں ہیں جو اپنی قوتوں کو مجسم خدا قرار دے رہی ہیں اور تمام روئے زمین پر اپنی آتشی قوتوں کے ذریعہ مالکانہ تصرف کرنا چاہتی ہیں حالانکہ حقیقی خدا وہ خدا ہے جو تمام کائنات کو عدم سے وجود میں لانے والا ہے اور وہ جب چاہے تمام کائنات کو اپنے ہاتھ کی مٹھی میں لے لے۔ بھارت کو آتشی اسلحہ وہ قوم دے رہی ہے جو مریم زادہ کو خدا کا بیٹا قرار دے رہی ہے اور اپنے مسیح اور اُس کی ماں کو خدا قرار دے کر خدا کے حصّے بخرے کر رہی ہے یقیناً کسی کو خدا کا بیٹا قرار دینا اور خدا کو بیٹے کے محتاج بنانا اپنے سچے خدا پر انتہائی درجہ کا ظلم ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے پاک و مقدس کلام قرآن کریم میں اِس عقیدہ کو ان الفاظ کے ساتھ یاد کیا ہے :-

وقالوا اتّخذ الرحمٰن
ولداً ۰ لقد جئتم
شیئاً اِدًّا ۰ تکاد السمٰوٰت
یتفطّرن منہ وتنشقّ
الارض وتخرّ الجبال
ھدًّا ۰ ان دعوا
للرّحمٰن ولدًا ۰ وما
ینبغی للرّحمٰن ان
یتّخذ ولدًا ۰

(ترجمہ) اور یہ (لوگ) کہتے ہیں کہ (خدائے) رحمٰن نے بیٹا بنا لیا ہے (تو کہدے) تم ایک بڑی سخت بات کہہ رہے ہو۔ قریب ہے کہ (تمہاری بات سے) آسمان پھٹ کر گر جائیں۔ اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر زمین پر جا پڑیں۔ اس لئے کہ ان لوگوں نے (خدائے) رحمٰن کا بیٹا قرار دیا ہے۔ اور (خدائے) رحمٰن کی شان کے یہ بالکل خلاف ہے کہ وہ کوئی بیٹا بنائے۔

الکفر ملت واحدہ ایک مسلّمہ بات ہے بلکہ ہمارے قرآن پاک میں خدا کے زندہ کلام نے اِس بات کی خبر پہلے سے ہی دے رکھی تھی کہ بُت پرستوں اور عیسائی پرستوں کے عزائم مسلمانوں کے خلاف ایک ہی ہیں جیسا کہ فرماتا ہے :-

مایود الّذین کفروا
من اھل الکتاب
ولا المشرکین ان
ینزّل علیکم من خیرٍ
من ربّکم ط

یعنی موسائی اور عیسائی اور ہندو اس بات کو ہرگز پسند نہیں کرتے کہ اے مسلمانو تم پر تمہارے رب کی طرف سے (جس کی تم سچّی پرستش کرتے ہو) کوئی خیر و برکت نازل نازل ہو یعنی تمہیں پاکستان مل جائے مگر اللہ کسی بڑی قوم کے زیر اثر نہیں وہ جسے چاہے اپنی رحمت کا خاص حصہ دے دے اور جان لو کہ اللہ وہ ذات ہے جو بڑے فضلوں کی مالک ہے۔ بھارتی حاکموں نے تو برطانیہ کو اور امریکہ کو سونے کا بچھڑا سمجھ کر اسے پوجنے کا ارتکاب مدت سے کیا ہؤا تھا اور اسلام دشمنی کے مظاہرہ کے لئے اِن قوموں کی مدد حاصل کرنا آسان بھی جو حاصل کر لی گئی لیکن اس حصولِ امداد سے ان کی کارکردگی پر کوئی خاص اثر نہیں پڑا اور وہ اپنے مکروہ ارادوں میں ناکام رہے۔

یہ قومیں قدیمی حاسدانِ اسلام میں سے ہیں اور ان کے حاسدانہ کردار روئے زمین پر عیاں ہیں۔

اس جنگ کی پیشگوئی ہمارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے ہی کر دی تھی۔ حضورؐ نے فرمایا تھا کہ حدیث المشکوٰۃ باب الملاحم :

عن نافع بن عتبۃ قال
قال رسول اللّٰہ صلی اللہ
علیہ وسلم تغزون
جزیرۃ العرب فیفتحھا
اللہ ثمّ تغزون الرّوم
فیفتحھا اللہ ثمّ تغزون
الدّجال فیفتحہ اللہ۔
(رواہ مسلم)

یعنے رسولِ خدا صلعم نے صحابہؓ کو فرمایا کہ تم پہلے جزیرہ عرب سے لڑو گے۔ پس اللہ اُس کو (تمہارے لئے) فتح کرے گا پھر تم روم سے لڑو گے اللہ اسے فتح کرے گا پھر تم دجال سے لڑو گے پس اللہ اس کو فتح کرے گا۔

اس پیشگوئی کا ظہور اِس چودھویں صدی میں بھی مقدر کیا گیا تھا جبکہ چودھویں صدی کے اس امام مقدس نے صدی کے سر پر ظہور پذیر ہونا تھا جس نے خدا تعالیٰ سے یہ الہام بطور خوشخبری ہمیں آج سے ستّر سال پہلے سُنا دیا تھا بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد۔

واقعی ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لانا چاہیئے کہ ہمیں دجال پر ایک فتح حاصل ہوئی اس کے عقیدہ کا بطلان آج سے نصف صدی پہلے ہو چکا ہے اور اُس کی ظاہری طاقت کو آج نیچا دیکھنا نصیب ہؤا ہے۔

آج خدا کے فرشتے زمین پر اُترے ہوئے ہیں روئے زمین اسلام کی صداقت لوگوں کے دلوں میں ڈال رہے ہیں اور انشاء اللہ دنیا انصاف کی طرف ...

دُعائے مغفرت

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم عبدالرشید صاحب فوزی لیکچرر تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی اہلیہ محترمہ جو محترم ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب ڈائریکٹر اریگیشن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لاہور کی بیٹی تھیں مورخہ ۱۷ ستمبر بروز جمعۃ المبارک بوقت پونے سات بجے صبح ربوہ میں وفات پا گئیں۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

مرحومہ کی شادی گزشتہ دسمبر میں ہوئی تھی اور اسی وقت سے اپنے شوہر کے ساتھ ربوہ میں مقیم تھیں۔ بہت ہی نیک منکسر المزاج۔ کم گو اور ملنسار تھیں وہ والدین کی عزت کرنے والی بیٹی اور خاوند کی وفادار بیوی تھیں ہمیشہ اپنی رائے پر خاوند کی رائے کو ترجیح دیتی تھیں۔ ہمسایوں کے ساتھ اچھا سلوک ان کا شیوہ تھا۔ ایک امیر گھرانہ میں پرورش پانے کے باوجود طبیعت میں سادگی تھی۔ ان کی جواں سالہ موت سے مرحومہ کے پسماندگان کو بے حد دھکا لگا ہے۔ مرحومہ کے والد محترم ان دنوں ڈھاکہ میں مقیم ہونے کی وجہ سے آخری دیدار بھی نہ کر سکے۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنّت الفردوس میں جگہ عطا فرماوے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

(خاکسار محمد ابراہیم دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

معاصرین سے

جہادِ دفاعِ وطن میں شہریوں کا حصہ

(ابوالاعلیٰ مودودی صاحب)

جنگ کی اس جدوجہد میں مالی جہاد کے ساتھ ساتھ دوسری اہم خدمت جو عام لوگ انجام دے سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ وہ اندرون ملک کی قوت مزاحمت کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنائیں دنیا کی کوئی فوج کسی ایسے ملک میں باآسانی گھس نہیں سکتی، اور گھس بھی جائے تو ٹھہر نہیں سکتی جس کا بچہ بچہ لڑنے مرنے پر آمادہ ہو۔ ہمیں اپنے ہر شہر اور ہر قریے کو اسٹالن گراڈ بنا دینا چاہیئے اگر روس کے لوگ قربانیاں دے کر سٹالین گراڈ میں دشمنوں کا منہ پھیر سکتے تھے، تو ہم جو خدا اور رسولؐ اور آخرت کے ماننے والے ہیں، اس سے زیادہ قربانیاں دے سکتے ہیں۔ ہمارے نوجوانوں کو اب منظم ہو کر اس بات کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے کہ اگر خدانخواستہ دشمن ہماری سرزمین کے کسی حصے میں بھی قدم رکھے تو ایک ایک قدم پر اسے ان سرفروشوں سے سابقہ پیش آئے جو موت سے بے خوف اور دشمن کو جہنم رسید کرنے کے لئے بے تاب ہوں۔ اس نوعیت کی مزاحمت کے لئے اب بلاتاخیر ہمارے ہر شہر اور ہر بستی میں تنظیم اور تیاری کا کام شروع ہو جانا چاہیئے۔ حکومت سے بھی میری یہ درخواست ہے کہ وہ جلدی سے جلدی نوجوانوں کو اس مزاحمت کی تربیت دینے کا بھی انتظام کرے اور اس کے لئے ضروری ساز و سامان بھی ہر جگہ فراہم کر دے۔

اسی اندرونی دفاع کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ ہمارے سرحدی علاقوں پر دشمنوں کی گولہ باری سے اور اندرون ملک ہمارے شہروں پر ان کی اندھا دھند بمباری سے جن لوگوں پر آفتیں نازل ہوتی ہیں یا آئندہ ہوں، ان کو سنبھالا جائے ہر جگہ لوگ شہری دفاع کی ضروری تربیت حاصل کر کے اس بات کے لئے تیار ہو جائیں کہ جہاں جہاں بھی اس طرح کے وحشیانہ حملے ہوں وہاں زخمیوں کو فوری طبی امداد بہم پہنچائی جائے۔ آگ لگنے کی صورت میں فوراً اسے بجھایا جائے۔ مکانات کے تباہ ہونے کی صورت میں فوراً آفت رسیدہ لوگوں کی مدد کو پہنچا جائے، اور بے گھر ہو جانے والے لوگوں کو ہر گھر پناہ دینے کے لئے تیار ہو جائے یہ سارے کام بھی جہاد ہی ہیں اور ہر شخص اس جہاد میں حصہ لے کر اپنا فرض ادا کر سکتا ہے پھر جو لوگ شہادت کے تمنائی ہیں انہیں اس کا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ میدان جنگ ہی میں انہیں خون کا نذرانہ پیش کرنے کا موقع ملے۔ اس سے پہلے ہی وہ بلڈ بینک میں زخمی سپاہیوں کی جانیں بچانے کے لئے اپنا خون دے کر کسی نہ کسی حد تک اپنی یہ تمنا پوری کر سکتے ہیں یہ خون بھی راہ خدا ہی میں بہے گا اور ایک مجاہد کی جان بچانے کا کام انشاء اللہ جہاد ہی شمار ہوگا۔

اقتصادی محاذ پر جہاد

جہاد کے کاموں میں سے ایک بڑا کام یہ بھی ہے کہ ملک کے اندر سارا کاروبار مسلسل جاری رہے۔ کارخانے چلتے رہیں۔ ضروری اشیاء کی پیداوار عام دنوں سے بھی زیادہ ہوتی رہے اور اشیاء کے نقل و حمل کا سلسلہ بھی پوری طرح قائم رہے۔ جنگ صرف ہتھیاروں اور گولہ بارود ہی سے نہیں لڑی جاتی۔ اس کے لئے میدان جنگ میں بھی بیشمار دوسری اشیاء کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ اندرون ملک میں عام لوگوں کی اقتصادی طاقت برقرار رہے۔ اسی لئے ہر وہ شخص جو ملک کی اقتصادی مشین کو چلتا رکھنے کے لئے پوری تندہی کے ساتھ کام کرے گا وہ گویا اقتصادی محاذ پر جہاد ہی کا ایک فرض انجام دے گا۔

ایک اور قسم کا جہاد جس میں ملک کا ہر شخص اپنی بساط کی حد تک حصہ لے سکتا ہے وہ یہ ہے حالت جنگ کی وجہ سے جو تکلیف بھی پہنچے، جو نقصان بھی اٹھانا پڑے، جس مصیبت سے بھی سابقہ پیش آئے اور جس خطرے کا بھی سامنا ہو اسے ہمت اور مردانگی کے ساتھ برداشت کیا جائے۔ جنگ بہرحال جنگ ہے اس میں سب کچھ سہنا پڑتا ہے۔ جس قوم کو آزاد رہنا ہو اسے لازماً آزادی کی قیمت دینی ہوگی ہم آزادی حاصل کرنے کی قیمت اور بڑی بھاری قیمت دے چکے ہیں۔ اب ہمیں اس آزادی کو برقرار رکھنے کی قیمت بھی دینے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ آج ہر مسلمان کے دل پر اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقش ہو جانا چاہیئے ”اے نبی لوگوں سے کہہ دو کہ ہم پر کوئی مصیبت بھی نہیں آ سکتی مگر وہ جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دی ہے۔ وہی ہمارا ناصر و حامی ہے اور مومنوں کو اللہ پر بھروسہ کرنا چاہیئے (التوبہ ۵۱)

یہ توکل علی اللہ ہی مسلمان کی اصل طاقت ہے اس توکل کو اپنے اندر پیدا رکھیے اور اپنا حوصلہ بلند رکھئے جو شخص بھی ہمت کے ساتھ جنگ کے مصائب، نقصانات اور تکلیفوں کو برداشت کرے گا اور اپنے گرد و پیش کے لوگوں کا حوصلہ بھی برقرار رکھنے کی کوشش کرے گا وہ انشاء اللہ جہاد کا اجر پائے گا۔

شب و روز اللہ سے دعا

یہ سب تو عملی جہاد کی مختلف صورتیں ہیں ان کے ساتھ ایک قلبی جہاد بھی ہے جس میں عورت مرد بچے، بوڑھے تندرست اور بیمار سب حصہ لے سکتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ہمارا فرد بشر دل سے پاکستان کی فتح کا خواہاں ہو اور پورے خلوص کے ساتھ شب و روز اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے دعا کرتا رہے۔ اللہ ہی نے یہ ملک ہمیں عطا فرمایا ہے اسی کے فضل سے ہم اس قابل ہوئے ہیں کہ دنیا میں ایک آزاد قوم کی حیثیت سے زندگی بسر کریں۔ ہمارا اعتماد اپنی طاقت پر نہیں۔ بلکہ اس کی طاقت پر ہے اسی سے ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ وہ اپنی نصرت سے ہماری تائید فرمائے۔

(نوائے وقت ۱۹ ستمبر ۶۵ء)

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب صرف دو تین ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے۔ اور ضروری ہے کہ ہر جماعت جلسہ سے پہلے پہلے اپنے اپنے حصہ کا چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دے۔ بہت سی جماعتوں نے صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال کی ابتداء یعنی ماہ مئی سے اس چندہ کی ادائیگی شروع کر دی تھی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

لیکن بعض جماعتوں نے ابھی سے اس اہم چندہ کی طرف توجہ نہیں کی۔ لہٰذا تمام جماعتوں کے عہدہ داروں سے التماس ہے۔ کہ اب اس چندہ کی فراہمی میں مزید التواء گوارا نہ کریں۔ اور چندہ عام اور حصہ آمد کی وصولی کے ساتھ ساتھ چندہ جلسہ سالانہ بھی پوری توجہ اور محنت سے وصول کریں۔ تا جلسہ سالانہ تک ہر جماعت کا اس چندہ کا بجٹ پورا ہو جائے۔ اور اگر کسی جماعت کے ذمہ اس چندہ کا گذشتہ سالوں کا کچھ بقایا ہو۔ تو وہ بھی وصول ہو جائے۔

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق یہ خیال رہے کہ یہ لازمی چندہ ہے اور اس کی شرح کم از کم ایک ماہ کی آمد کا دس فیصدی ہے۔ جو مناسب احتیاط میں یکمشت جیسے بھی کسی کو سہولت ہو ادا کیا جا سکتا ہے ـــــ اگرچہ جن احباب کو اللہ تعالیٰ توفیق دے وہ پندرہ فی صدی تک چندہ جلسہ سالانہ ادا کر کے مزید ثواب کما سکتے ہیں چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

”پس میں جہاں کمیٹی کی یہ تجویز منظور کرتا ہوں کہ آئندہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہوگا۔ وہاں بجائے پندرہ فی صدی کے میں دس فی صدی مقرر کرتا ہوں۔ . . . . مگر دس فی صدی چندہ کا یہ مطلب نہیں کہ جو پندرہ فی صدی چندہ دے سکتا ہے۔ وہ بھی نہ دے۔ جو شخص پندرہ فی صدی چندہ دیتا ہے اس کا خدا کے پاس اجر ہے۔ اور ہم اس کے اجر کے راستہ میں روک نہیں بن سکتے۔ پس اس شرح میں اگر کوئی شخص خوشی سے زیادتی کرنا چاہے تو وہ ہر وقت کر سکتا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو دس فیصدی چندہ نہیں دیتے انہیں ہم مجبور کریں گے کہ وہ دس فی صدی چندہ ضرور دیں“

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء صفحہ ۸۷)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور کے ارشادات سمجھنے اور ان پر کما حقہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

(ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی فوری توجہ کیلئے

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں گذارش کی گئی تھی کہ وہ اپنی مجلس کے اجتماع میں شامل ہونیوالے خدام کی تعداد سے جلد مطلع کریں۔ لیکن ابھی تک بہت کم مجالس نے اس طرف توجہ دی ہے۔ جملہ قائدین سے گذارش ہے کہ مطلوبہ اطلاع جلد از جلد بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

(منتظم دفتر بیرون سالانہ اجتماع)

ماہنامہ تحریک جدید (اکتوبر)

ماہنامہ تحریک جدید کا اکتوبر کا شمارہ انشاء اللہ پانچ اکتوبر کو پوسٹ کر دیا جائے گا اگر آپ نے مقامی جماعت کے سیکرٹری صاحب مال کو اس ماہنامے کا چندہ (ڈیڑھ روپیہ سالانہ) ادا کر دیا ہے اور ابھی تک ہمارے دفتر کو اطلاع نہیں بھجوائی تو اس بات کا امکان ہے کہ آپ کو پرچہ نہ ملے اسلئے مہربانی کر کے تمام ایسے اصحاب جنہوں نے اپنی اپنی جماعتوں میں چندہ ادا کر دیا ہے وہ ہمیں ۱۲ اکتوبر تک اطلاع بھجوا دیں تاکہ پرچہ حوالہ ڈاک کرتے وقت ان کا نام رہ نہ جائے۔

(مینیجنگ ایڈیٹر)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۷۹۳۶:۔ میں نصیر احمد ولد ملک نور الدین مرحوم قوم اعوان پیشہ ملازمت عمرہ ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر ۴۔ او نمبر ۳ سب بلاک نمبر ۴ ناظم آباد کراچی ۱۸۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ر جون ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعے مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ دو صد (۲۰۰) روپیہ ملتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں تاریخ تحریر وصیت سے ادا کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۱۸ر جون ۱۹۶۵ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد۔ نصیر احمد بقلم خود

گواہ شد:۔ عزیز اللہ ولد میاں ولی محمد صاحب مرحوم پریذیڈنٹ حلقہ مارٹن روڈ کراچی

گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۷۹۳۷:۔ میں شاہدہ پروین بنت پروفیسر محمد ابراہیم ناصر قوم قریش پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ر اگست ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے -/۱۰ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ (دسواں حصہ) داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا ہو گئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے فقط

الامۃ شاہدہ پروین بنت پروفیسر محمد ابراہیم ناصر دار الصدر غربی ربوہ

گواہ شد۔ محمد ابراہیم ناصر ایم اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ

گواہ شد۔ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ۔ ربوہ۔

نمبر ۱۷۹۳۸:۔ میں امۃ الحفیظ بنت قریشی مطیع اللہ صاحب قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اگست ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

طلائی کڑے وزنی چار تولے مالیتی -/۵۰۰

طلائی گانی وزنی ۴ تولے مالیتی -/۵۰۰ روپے۔

طلائی بالیاں وزنی ایک تولہ مالیتی -/۱۲۵ طلائی انگوٹھیاں دو عدد وزنی ایک تولہ مالیتی -/۱۲۵

رلیسٹ واچ ایک عدد مالیتی -/۱۲۵ روپے میں اس کل جائداد مالیتی -/۱۳۷۵ روپے کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں مجھے گورنمنٹ کی طرف سے مبلغ -/۶۵ روپے ماہوار وظیفہ ملتا ہے میں اپنی آمدنی جو بھی ہوگی کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع دیتی رہوں گی۔ اور اس کے مطابق ۱/۹ حصہ بھی ادا کرتی رہوں گی۔ میری وفات کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ امۃ الحفیظ قریشی سٹوڈنٹ ایم بی بی ایس بقلم خود ۱/۸/۶۵

گواہ شد:۔ قریشی محمد مطیع اللہ بقلم خود ۱/۸/۶۵

گواہ شد۔ حکیم مرزا محمد حیات مالک رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ شہر۔ ۱/۸/۶۵

نمبر ۱۷۸۳۹:۔ میں اللہ رکھی بیوہ ماسٹر محمد عبد اللہ مرحوم قوم کھٹی عمر ۴۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن گوجرانوالہ ڈاک خانہ خاص بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ر اپریل ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں اپنے حق مہر -/۶۰۰ روپے جو اپنے خاوند سے موصول کر لیا ہوا ہے جس میں سے مبلغ -/۲۰۰ روپے میرے پاس ہے اس کے علاوہ میرے پاس مندرجہ ذیل زیور ہے:۔

ایک جوڑی بالیاں۔ ایک عدد انگوٹھی قمیص کے بٹن ایک عدد نامہ یہ سب چیزیں طلائی ہیں۔ ان کا وزن دو تولے ۶ ماشے ہے۔ آج اس کی قیمت بازار سے دریافت کی گئی تو -/۱۱۰ روپے فی تولہ کے حساب سے قیمت پڑی۔ جس حساب سے زیور کی کل قیمت -/۲۷۵ روپے ہے۔

میرے دو مکان شہر گوجرانوالہ میں ہیں۔ جن میں سے ایک کی موجودہ قیمت اندازاً -/۱۲۰۰۰ روپے ہے۔ دوسرے کی قیمت اندازاً -/۴۰۰۰ روپے مجموعی قیمت -/۱۶۰۰۰ روپے ہے۔ میرے تین لڑکے اور دو لڑکیاں ورثاء میں شامل ہیں۔ اس جائداد کے ۱/۸ حصہ کی مالک ہوں میرا حصہ -/۲۰۰۰ روپے بنتا ہے۔ اس جائداد اور مذکورہ بالا نقدی اور زیورات کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا اس وقت کوئی ذریعہ آمد نہیں اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ:۔ اللہ رکھی۔ محلہ اسلام آباد گلی نمبر ۵ گوجرانوالہ

گواہ شد:۔ سردار بیگم صدر لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ

گواہ شد:۔ امۃ الرحمن بشریٰ جنرل سیکرٹری گوجرانوالہ

گواہ شد:۔ عبد القادر پسر موصیہ۔ گوجرانوالہ

گواہ شد:۔ میر محمد اسلم سیکرٹری وصایا محلہ احمد پورہ گلی نمبر ۷۔ گوجرانوالہ

ولادت

میرے لڑکے عزیزم لطیف احمد شاہد مربی منٹگمری کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۷ر اگست کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ نومولود کی بابرکت لمبی زندگی کے لئے دعا فرما دیں۔

خاکسار۔ چوہدری قائم دین
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹلی چہور ضلع سیالکوٹ

مضمون نویسی کا انعامی مقابلہ

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے مضمون نویسی کے لئے امسال دو عنوان یعنی:۔

۱۔ اسلام کی برتری ادیان عالم پر

۲۔ اسلام کا اقتصادی نظام

اب ان مضامین کے مرکز میں بھجوانے کی تاریخ میں توسیع کر دی گئی ہے جو خدام اس مقابلہ میں شریک ہو رہے ہیں انہیں چاہیئے کہ ۱۵ر اکتوبر ۱۹۶۵ء تک اپنے اپنے مقالہ جات مہتمم تعلیم مرکزیہ کو بھجوا دیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میں عرصہ دو سال سے بیمار چلا آرہا ہوں احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ محمد تقی ڈبی بازار لاہور

ضروری اعلان

ستمبر ۱۹۶۵ء کے بل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں

براہ مہربانی

جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے اپنے بلوں کی رقم ۱۰ر اکتوبر سنہ ۶۵ء تک ضرور بھجوا دیں

ورنہ

دفتر ہذا مجبوراً بنڈلوں کی ترسیل روک دے گا۔ (مینجر الفضل ربوہ)

دشمن کے حملے کا منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔ صدر ایوب

فوجوں کی واپسی اور قیام امن کے لئے مسئلہ کشمیر کا باعزت تصفیہ ضروری ہے

عوام کو دفاعی تیاریاں پورے عزم اور اتحاد کے ساتھ جاری رکھنی چاہئیں

راولپنڈی ۱۲ اکتوبر۔ صدر محمد ایوب خان نے بھارتی حکمرانوں کو انتباہ کیا ہے کہ اگر بھارتی فوجوں نے فائر بندی کی خلاف ورزی جاری رکھی تو پاکستان کی طرف سے منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔ صدر ایوب نے کل رات ریڈیو پاکستان سے اپنی ماہانہ تقریر نشر کرتے ہوئے کہا ہم نے بھارت کی اشتعال انگیزیوں کے باوجود اب تک انتہائی صبر تحمل سے کام لیا ہے لیکن ہندوستانی حکمرانوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہماری جانباز فوجیں اپنے مورچوں پر ڈٹی ہوئی ہیں اور وہ دشمن کی ہر پیش قدمی کا مونہہ توڑ جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔ صدر ایوب نے کہا "ہمارے سپاہی بدستور ہوشیار اور مستعد ہیں۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہمیں کس قماش کے دشمن کا سامنا ہے"

صدر مملکت نے کہا پاکستان ہندوستان کے ساتھ پر امن دوستی کا خواہاں ہے لیکن اس کا انحصار مسئلہ کشمیر کے باعزت تصفیہ پر ہے انہوں نے واضح طور پر کہا کہ پاکستان اس وقت تک اپنی فوجیں نہیں ہٹائے گا۔ جب تک کہ اس تنازعہ کے بامقصد سیاسی حل کے لئے کوئی قابل قبول پروگرام نہ بنایا جائے۔ صدر نے کہا کہ ہندوستان فائر بندی کی خلاف ورزیاں کر کے حالات کو اور زیادہ پیچیدہ بنا رہا ہے۔

بھارتی جارحیت کا مقابلہ کرنے میں پوری قوم نے مکمل یکجہتی کے ساتھ دشمن کے ناپاک منصوبوں کو خاک میں ملا دیا۔ ہمیں دشمن کے حملے کی کوئی اطلاع تھی اور نہ ہمیں کسی قسم کی تیاری کرنے کا موقع ملا۔ لیکن اس کے باوجود ہم میں سے ہر شخص اپنے فرض منصبی کو پہچانتے ہوئے تیار اور مستعد تھا پوری قوم کا صرف ایک ہی عزم تھا اور وہ یہ کہ دشمن کے حملے کو ناکام بنا دیا جائے۔ راتوں رات مردوں اور عورتوں کی رضاکارانہ تنظیمیں قائم ہو گئیں اور انہوں نے اپنے آپ کو فوجیوں کی فلاح اور دشمن کے حملے سے زخمی ہونے والوں کی دیکھ بھال کے لئے وقف کر دیا۔ مشرقی اور مغربی پاکستان کے تمام اخباروں نے فرض شناسی اور اعلیٰ کارکردگی کی نمایاں مثال قائم کی۔

ملک بھر کے طالب علموں نے منظم ہو کر رضاکار دستے بنائے اور ہر اس خدمت کے لئے مستعد ہو گئے جس سے قومی جدوجہد کو تقویت مل سکتی تھی۔ سرکاری ملازموں نے دن رات کام کیا اور سارے ملک کی انتظامیہ نے ایسی ہمت اور اعلیٰ فرض شناسی سے اپنے فرائض انجام دیں جس کی مثال نہیں ملتی۔ کھیتوں اور کارخانوں میں کام کرنے والے کسی خوف اور ہراس کے بغیر پیداوار بڑھانے کی خاطر مسلسل کام کرتے رہے تاجروں نے ایسی اعلیٰ دیانت داری کا ثبوت دیا جو کسی قوم کے لئے بھی باعث رشک ہو سکتی ہے۔ انہوں نے عوام کو ضرورت کی کسی چیز میں کمی کا احساس تک نہیں ہونے دیا۔ اور ملک بھر میں چیزوں کی قیمتیں مستحکم اور مناسب رہیں۔ تاریخ میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ کہ تاجروں نے جنگ کے دوران ایسے نظم اور ایسی بے غرضی کا ثبوت دیا ہو۔

پاکستانی عوام نے جس عزم حوصلے اور اتحاد کے ساتھ دشمن کے حملے کا مقابلہ کیا ہے صدر ایوب نے اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہم نے جو کامیابی، طاقت اور اتحاد حاصل کیا ہے اسے برقرار رکھنا چاہیئے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہوئے زیادہ مستعدی اور عزم کے ساتھ قومی دفاع کے لئے پیداوار میں اضافے اور عوام کی خوشحالی کے لئے جدوجہد جاری رکھنی چاہیئے دفاعی فنڈ میں جس تیزی کے ساتھ عطیات دیئے جا رہے ہیں۔ اس پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے صدر ایوب نے کہا ہمیں ان ہزاروں افراد کو پھر سے بسانا ہے جو بھارتی حملے اور وحشیانہ بمباری کی وجہ سے بے گھر ہوئے اور پاکستانی فوج کے ان ...

انڈونیشیا میں حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش ناکام بنا دی گئی

بہت سے فوجی افسر بغاوت کے الزام میں گرفتار۔ صدر سوکارنو کے حکم سے انقلابی کونسل کا قیام

سنگاپور ۱۲ اکتوبر۔ کل ریڈیو جکارتہ نے اعلان کیا کہ انڈونیشیا میں ایک فوجی بغاوت کی سازش کو ناکام بنا دیا گیا ہے۔ بہت سے فوجی افسروں نے سازش کی تھی کہ آئندہ منگل کو "یوم افواج" کے موقع پر صدر سوکارنو کی حکومت کا تختہ الٹ دیا جائے۔ لیکن صدر سوکارنو کے ذاتی محافظوں نے سپاہ افسر اعلیٰ لیفٹیننٹ کرنل اونتانگ کی سرکردگی میں سازش کا پتہ لگا کر سازش میں شریک فوجی افسروں کو گرفتار کر لیا۔ اور اس طرح سازش کو ناکام بنا دیا۔

صدر سوکارنو بدستور سربراہ مملکت ہیں۔ ان کے حکم سے ۴۵ ممبروں کی ایک انقلابی کونسل بنائی گئی ہے جس میں انڈونیشیا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر سوباندریو۔ ہوائی فوج کے کمانڈر انچیف ایئر مارشل عمر دانی اور بحری فوج کے کمانڈر انچیف ایڈمرل مارتادیناتا شامل ہیں۔ لیفٹیننٹ کرنل اونتانگ کو انقلابی کونسل کا صدر مقرر کیا گیا ہے۔ مختلف صوبوں اور اضلاع میں بھی اسی قسم کی انقلابی کونسلیں بنائی جائیں گی۔

کل تیسرے پہر ریڈیو جکارتہ نے ایک خاص اعلان نشر کیا جس میں بتایا گیا تھا کہ انقلابی کونسل کو انڈونیشیا میں سب سے اعلیٰ با اختیار ادارے کی حیثیت حاصل ہے ریڈیو نے یہ بھی اعلان کیا کہ صدر سوکارنو خیریت سے ہیں ان کی حفاظت کے لئے پہرہ لگا دیا گیا ہے۔

بی بی سی نے اطلاع دی ہے کہ جکارتہ اور بیرونی دنیا کے درمیان اس وقت مواصلات کے تمام ذرائع منقطع ہیں۔

بعد کی خبروں میں بتایا گیا ہے کہ بغاوت کا اصل سرغنہ خود محافظ دستہ کا کمانڈر لیفٹیننٹ کرنل اونتانگ ہی تھا انڈونیشی فوج کے بریگیڈیئر ریشارتو نے ریڈیو جکارتہ سے اعلان کیا کہ لیفٹیننٹ کرنل اونتانگ اور اس کی قائم کردہ انقلابی کونسل کے ۴۵ ممبروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے فوج صدر سوکارنو کی وفادار ہے وہ بدستور سربراہ مملکت ہیں۔ وہ اور وزیر دفاع جنرل نسوشن بخیریت ہیں بغاوت کو ...

چھمب کے شمال میں پاکستانی چوکیوں پر بھارتی فوجوں کا شدید حملہ

اگر دوسرے سیکٹروں میں بھی جنگ کے شعلے بھڑک اٹھے تو اس کی تمام تر ذمہ داری بھارت پر ہوگی

راولپنڈی ۱۲ اکتوبر۔ گزشتہ سے پیوستہ رات اکھنور سیکٹر میں چھمب کے علاقہ میں بھارتی فوجوں نے توپ خانے اور چھوٹی توپوں کی مدد سے بعض پاکستانی چوکیوں پر حملہ کر دیا ہماری فوجوں نے اس حملہ کو پسپا کرنے کے لئے ضروری اقدامات کئے ہیں۔ آخری خبریں آنے تک لڑائی جاری تھی۔

کل راولپنڈی میں ایک سرکاری ترجمان نے کہا بھارت کے جارحانہ ارادوں سے اقوام متحدہ کے مبصروں کو پہلے ہی مطلع کر دیا گیا تھا۔ اس کے باوجود بھارتی فوجوں نے فائر بندی کی یہ اشتعال انگیز خلاف ورزی کی۔ ترجمان نے کہا بھارت کی اس تازہ خلاف ورزی سے خطرناک صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ اس کی وجہ سے دوسرے سیکٹروں میں بھی جنگ کے شعلے بھڑک سکتے ہیں۔ اگر ایسا ہوا تو اس کی تمام تر ذمہ داری ہندوستان پر ہوگی۔

پچھلے دنوں جلال آباد کے جنوب مغرب میں بھارتی فوجوں نے پاکستان کی ایک چوکی گگی پر قبضہ کر لیا تھا۔ اب وہاں سے بھارتی فوجوں کو نکال دیا گیا ہے اور پاکستانی فوجوں نے گگی پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔

---

۴۴ شہداء کے بچوں کے گزارے کا بھی انتظام کرنا ہے جنہوں نے اپنی جانیں وطن کے دفاع کے لئے قربان کر دیں۔

بقیہ ناکام بنا کر سابقہ صورت حال بحال کر دی گئی ہے ـــــ بعض خبر رساں ایجنسیوں کا کہنا ہے کہ اس بغاوت میں جاسوسی کے مرکزی امریکی ادارے کا ہاتھ تھا۔

خدام کا جلسہ

مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۵ء بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں خدام کا ایک جلسہ زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس مرکزیہ ہو رہا ہے جس میں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد تقریر فرمائیں گے۔
(مہتمم مقامی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴